۳۲۔ قال رسول اللہ ﷺ: اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ۔ (مسلم)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے

۱۔ اخوت و محبت کی بنیاد اِیمان اور اِسلام ہے۔ یعنی سب کا ایک رَب، ایک رسول، ایک کتاب، ایک قبلہ اور ایک دِین ہے، جو کہ دِینِ اِسلام ہے۔

۲۔ نبی ﷺ نے اِسی اِیمان و تقویٰ کو فضیلت کی بنیاد بھی قرار دِیا ہے اور یہ بتلا دِیا کہ اِنسان رَنگ و نسل اور قوم و قبیلہ کے اِعتبار سے نہیں، بلکہ اِیمان اور تقویٰ جیسی اَعلیٰ صفات سے دُوسروں پر فوقیت حاصل کرتا ہے اور قوم و قبیلے صرف تعارف اور جان پہچان کے لیے ہیں۔

۳۔ اِسلام ایک عالمی دِین ہے اور اُس کے ماننے وَالے عرب ہوں یا عجم، گورے ہوں یا کالے، کسی قوم یا قبیلے سے تعلق رَکھتے ہوں، مختلف زبانیں بولنے وَالے ہوں، سب بھائی بھائی ہیں اور اُن کی اس اخوت کی بنیاد ہی اِیمانی رِشتہ ہے اور اس کے بالمقابل دُوسری جتنی اخوت کی بنیادیں ہیں، سب کمزور ہیں اور اُن کا دَائرہ نہایت محدود ہے۔ یہی وَجہ ہے کہ اِسلام کے اِبتدائی اور سنہری دور میں جب بھی

ان بنیادوں کا آپس میں تقابل و تصادم ہوا تو اخوتِ اِسلامیہ کی بنیاد ہمیشہ غالب رہی۔

۴۔ اُمت میں اخوتِ اِسلامی پیدا کرنے کے لیے محبت، اِخلاص، وحدت اور خیر خواہی جیسی صفات لازمی ہیں، جو اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت بڑی نعمت شمار ہوتی ہیں۔ قرآنِ کریم نے اِس صفت کو بطورِ نعمت ذِکر فرمایا ہے۔

۵۔ مسلمان دُنیا کے کسی خطہ زمین میں آباد ہوں وہ اُمت اِسلامیہ کا ایک جز ہیں، اَگر وہ آرام و سکون کی زِندگی بسر کر رہے ہیں تو پورِی اُمت پُر سکون ہو گی اور اگر وہ کسی مصیبت یا ظلم کا شکار ہیں تو اُن کی تکلیف سے پورِی اُمت بے چین اور تکلیف میں ہو گی اور اِس صورَت میں لازماً وہ اس کے اِزالہ کی فکر کرے گی اور اُس کے لیے ہر ممکن وَسائل اِختیار کرے گی۔

٦۔ اُمت کا اِتحاد اور اخوت کا یہ رِشتہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو بہت عزیز ہے، اِسی لیے قرآنِ کریم اور اَحادِیث نبویہ میں جا بجا اُس پر بہت زور دِیا گیا ہے اور اِختلافات اور تفریق سے روکا گیا ہے۔

۷۔ اُمت کے اِتحاد اور اخوت کے رِشتہ کو مضبوط رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم اللہ کی رسی یعنی قرآن مجید اور اُس کی تعلیمات کو مضبوطی سے پکڑیں، وہ تعلیمات جنہیں نبی کریم ﷺ نے اپنے قول و عمل سے اُمت کے سامنے پیش فرمایا ہے۔ اُس پر اِیمان لائیں اور اُس کی ہدایات پر چلیں اور نبی کریم ﷺ کی سنت اور سلف صالحین کے راستہ پر چلیں، یہی کام یابی کا راستہ ہے اور اِسی سے اُمت میں اِتحاد اور اخوت کا رِشتہ مضبوط ہو گا۔

۸۔ یہ رسی ٹوٹ تو نہیں سکتی، ہاں! چھوٹ سکتی ہے، اگر سب مل کر اس کو پوری قوت سے پکڑے رہیں گے تو کوئی شیطان شر انگیزی میں کام یاب نہ ہو سکے گا اور اِنفرادی زِندگی کی طرح مسلم قوم کی اِجتماعی قوت بھی غیر متزلزل اور ناقابلِ اِختلاف ہو جائے گی۔ قرآنِ کریم سے تمسک کرنا ہی وہ چیز ہے جس سے بکھری ہوئی قوتیں جمع ہوتی ہیں اور ایک مردہ قوم نئی زِندگی حاصل کرتی ہے۔

۹۔ اُمت اِسلامیہ کا اِتحاد اور اخوت یہ وہ عظیم قوت ہے جس سے اَعداءِ اِسلام ہمیشہ خائف رہتے ہیں اور اِس قوت کو کم زور کرنے کے لیے سازشیں کرتے ہیں۔

۱۰۔ گویا اخوتِ اِسلامی کا تقاضا یہ ہے کہ ایک مسلمان دُوسرے مسلمان بھائی کے غم، دُکھ اور خوشی میں برابر کا شریک ہو، چاہے وہ مسلمان مشرق کا رہنے وَالا ہو یا مغرب کا۔

۱۱۔ اخوتِ اِسلامی کا تقاضا یہ ہے کہ ایک مسلمان دُوسرے مسلمان بھائی کا خیر خواہ ہو، جو بھلائی وہ اَپنے لیے پسند کرتا ہے وہی اَپنے بھائی کے لیے بھی پسند کرے اور جو اَپنے لیے ناپسند کرتا ہے وہ اَپنے بھائی کے لیے بھی ناپسند کرے۔

اخوتِ اِسلامی کو مضبوط کرنے کے لیے ایک اَہم وَسیلہ آپس میں محبت کے ساتھ ملنا ملانا اور ایک دُوسرے کو دُعا وسلام دینا بھی ہے، جس سے دِل صاف ہوتے ہیں اور محبت بڑھ کر اخوتِ اسلامی میں قوت کا ذریعہ بنتی ہے،

۱۲۔ بہرحال قرآنِ کریم نے مسلمانوں کو بھائی بھائی قرار دِیا ہے اور اس اخوت اور محبت کو اللہ کی نعمت قرار دِیا ہے اور اس محبت اور اِتحاد پر اُن کی قوت اور طاقت کا مدار ہے۔ اس اخوت کو قائم رَکھنا ہر مسلمان کا فرض ہے اور اُن تمام صفات کو اَپنانا جن سے یہ اخوت کا رِشتہ مضبوط ہوتا ہے، جیسے خیر خواہی، محبت،

اِخلاص، اِیثار، ملنا ملانا، صلح جوئی اور ایک دُوسرے کو سلام اور دُعا پیش کرنا وَغیرہ۔

۱۳۔ لٰہذا اُمت کے زُعماء اور قائدین، چاہے وہ سیاسی ہوں یا دِینی، اُن کا فرض ہے کہ اُمت کے اِس اِتحاد اور اخوت کو مضبوط کریں اور اُس کے اَسباب کو ترقی دیں اور اِختلاف و اِنتشار سے اُمت کو دُور رَکھیں اور اُن اَسباب کا اِزالہ کریں، جن سے اُمت کے قلوب میں بعد اور نفرت اور اُس کی صفوں میں اِنتشار پیدا ہوتا ہے۔

۱۴۔ اِسی طرح اُمت کے قائدین کا یہ بھی فرض ہے کہ اُمت کے اِس اِتحاد اور اخوت میں کوئی رَسم ورِوَاج رُکاوٹ بن رہے ہوں تو ایسے رُسوم ورِوَاج پر پابندی لگائیں، چاہے اُسے کتنا ہی مذہبی اور تقدس کا رَنگ دے دِیا گیا ہو۔ اِس لیے کہ ان رُسوم ورِوَاج کے بالمقابل اُمت کی وحدت اور اخوت ہم سب کو زِیادَہ عزیز ہونی چاہیے۔ نیز ہر مسلمان کا یہ فرض ہے کہ وہ اَپنے اَندر صفت اِیمان پیدا کرے۔

۱۵۔ اخوتِ اِسلامی کو نقصان پہنچانے وَالی چیزوں میں ایک دُوسرے کو حقیر جاننا اور اُس کا مذاق اُڑَانا بھی ہے۔ اِس لیے قرآنِ کریم نے اس سے بھی اِیمان وَالوں کو روکا ہے۔

خلاصہ یہ کہ یعنی صلح اور جنگ کی ہر حالت میں یہ ملحوظ رہے کہ دو بھائیوں کی آپس کی لڑائی ختم ہو کر مصالحت میں بدل جائے، دُشمنوں اور کافروں کی طرح برتاؤ نہ کیا جائے۔ جب دو بھائی آپس میں لڑ پڑیں تو یوں ہی اُن کو اُن کے حال پر نہ چھوڑا جائے، بلکہ اِصلاح ذات البین کی پورِی کوشش کی جائے اور ایسی کوشش کرتے وَقت خدا سے ڈَرتے رہو کہ کسی کی بے جا طرف دَارِی یا اِنتقامی جذبہ سے کام لینے کی نوبت نہ آ جائے۔

اللہ تعالیٰ اُمت اِسلامیہ کو بھائی بھائی بننے اور اس اخوت کے حقوق اَدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین